دعا کی اہمیت

افادات

حضرت اقدس مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یو کے)

اصلاحی مجالس سلسلہ ۱

جامعہ علوم القرآن کی اصلاحی روحانی پیشکش

نام کتاب۔۔۔۔۔ حافظ قرآن کی عظمت

مجالس۔۔۔۔۔ حضرت مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یو کے)

مرتب۔۔۔۔۔ محمد عمران بن حضرت مولانا محمد آدم صاحب

ناشر۔۔۔۔۔ جامعہ علوم القرآن، لیسٹر۔(یو کے)

www.jameah.co.uk

اصلاحی مجالس سلسلہ ۲

جامعہ علوم القرآن کی اصلاحی وروحانی پیشکش

نام کتاب۔۔۔دعا کی اہمیت

مجالس۔۔۔۔حضرت مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یوکے)

مرتب۔۔۔۔محمد عمران بن حضرت مولانا محمد آدم صاحب

ناشر۔۔۔۔۔جامعہ علوم القرآان، لیسٹر۔(یوکے)

www.jameah.co.uk

عرض مرتب

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

پیشِ نظر رسالہ والد ماجد سیدی وسندی واستاذی حضرت اقدس مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی کے اصلاحی مجالس کے سلسلہ کی قسطوں میں سے ایک قسط ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت والا کے خطبات ومجالس کے ذریعہ ہزاروں کی زندگیوں میں خوشگوار دینی انقلاب پیدا فرمایا۔ حضرت والا اپنے سامعین اور مخاطبین میں مایوسی کے بجائے حوصلہ اور ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ حضرت والا دار العلوم دیوبند کے مایہ ناز فارغ التحصیل اور جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کے سابق مدرس رہے ہیں اور پھر افریقہ کے شہر ملاوی میں ۷ سال اور پچھلے ۳۶ سال سے برطانیہ کے شہر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

اور اب جامع مسجد لیسٹر، کی خدمات کے ساتھ جامعہ علوم القرآن کے بخاری شریف کے بھی استاذ ہیں۔

بندۂ عاجز کی تمنا کئی مدتوں سے تھی کہ حضرت والا کے مواعظ ومجالس کو کتابی شکل میں جمع کیا جاوے، اب اللہ تعالی کے فضل وکرم سے ان مجالس کی قسطوں میں سے دوسری قسط آپکے ہاتھوں میں ہیں۔ اللہ تعالی ان مجالس کو سالکین کے لئے خصوصا اور عوام الناس کے لئے انکے نفع کو عام سے عامتر فرماوے، اور ان اصلاحی مجالس کا سلسلہ اصلاح نفس کے طالبین کے لئے مفید بناوے۔ آمین

جن حضرات نے ان مجالس کی نشر و اشاعت میں جس قسم کی بھی مدد فرمائی ہے، خصوصا جناب اشفاق صاحب اور مولوی سید حسین قادری سلمہ تعالی اور دیگر حضرات کی مساعی جمیلہ کا بہترین بدلہ خدائے پاک دارین میں نصیب فرمائے، آمین

اللہ سبحانہ و تعالی اس کا استفادہ عام و تام فرماوے اور قبول فرماوے، آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ الی یوم الدین۔

فقط محمد عمران ابن حضرت مولانا محمد آدم صاحب

خادم جامعہ علوم القرآن، لیسٹر

دعا کی اہمیت

افادات

حضرت اقدس مولانا محمد آدم صاحب مدظلہ العالی
خطیب جامع مسجد، لیسٹر (یوکے)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین۔

دوستو اور بزرگو

آج کی مجلس میں جو بات عرض کرنی ہے وہ یہ کہ دعاء کو ہمارا ہر حال میں معمول بنا لینا چاہئے۔ زندگی میں ہم سب کا مقصد یہی ہونا چاہئے کہ ہم کچھ تھوڑی چیزوں کو اپنے اعمال میں لیتے جائیں تو انشاء اللہ تعالی ہمارے لئے یہ دنیا اور آخرت کا ذخیرہ ہو جائیگا آخرت کا تو ہو گا ہی سہی لیکن دنیا کا ذخیرہ یوں ہو گا کہ دنیا کے اندر بھی بھلائیوں کو حاصل کرنے کے لئے اور کامیابیوں کو حاصل کرنے کے لئے بہت بڑا نافع ذریعہ ہو جائے گا۔

ہم اپنی زندگی میں دعاء کا ایک اصول بنالیں اور یہ بنالینا آسان ہے اسکو یوں کہہ لیجئے کہ ایک معمول بنالیجئے اور اگر جو اس کی عادت بنالیں گے تو یہ بے حد درجہ مفید رہے گا اور اس کا فائدہ آپکے سامنے جلدی رونما ہو گا۔ اس سے ایمان بھی تازہ ہو گا اللہ کی محبت بڑھے گی۔ اسلام اور ایمان دلوں میں اور جسم کی رگوں میں سرایت کر جائے گا۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیں ہر روز کوئی نہ کوئی کام پیش آتا ہے چھوٹا بڑا یا قسم قسم کی مشکلات پیش آتی ہیں، کبھی کوئی بیماری کی شکل میں کبھی کوئی مقدمہ آگیا کورٹ کیس آگیا کوئی یا اور تکلیف آگئی اور ویسے بھی دوستو دنیا تو دارالمحن ہے الجھنوں کا گھر ہے۔ کوئی بھی اس سے خالی نہیں ہے ہاں تکلیفوں کو سہنے اور برداشت کرنے میں البتہ فرق ہے۔ جن لوگوں کا تعلق مع اللہ ہے انکو تکلیف کے برداشت کرنے کا اور رنگ ہے اور جن کا تعلق مع اللہ نہیں ہے انکا تکلیف برداشت کرنا اور رنگ ہے۔ رنگ رنگ میں فرق پڑ جاتا ہے لیکن تکالیف سب کے لئے ہیں۔

دوستو اور بزرگو

میں عرض کر رہا تھا اس مختصر سی مجلس میں کہ ایک معمول بنا لیجئے یا اسکو اصول کہئے کہ دنیا کے اندر ہر روز کوئی نہ کوئی کام پیش آئے گا اور کبھی کبھی ایک دن میں کئی کئی بار کام پیش آئینگے لہذا ایک اصول بنالیں وہ یہ کہ اس کام کے لئے تدبیر تو کرنا ہے لیکن تدبیر سے پہلے دعاء ہونی چاہئے۔

بہتر تو یہ کہ ہے کہ دعاء تو اس طریقے سے ہونی چاہئے کہ آدمی وضو کرے، دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پھر نہایت اہتمام کے ساتھ دعا کرے۔

لیکن کوئی چیز پیش آجائے تو پھر جس طریقے سے بن پڑے چاہے ہاتھ بھی نہ اٹھ پائے یا چاہے بلا وضو ہو ہر حال میں سوتے، جاگتے، اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے آدمی اللہ جلّ شانہ سے دعا کرے اور اس میں یہ بات یاد رکھے کہ اللہ جلّ شانہ کی ہم پر بڑی مہربانی ہے کہ ہمیں قرآن پاک تک بھی بغیر وضو کے پڑھنے کی اجازت دی ہے البتہ قرآن پاک کو بغیر وضو چھونے کی اجازت نہیں۔

آپکو یہ مسئلہ معلوم ہی ہونا چاہئے کہ کوئی زبانی آیت پڑھ رہا ہو اور وہ بلا وضو ہو تو پڑھ سکتا ہے۔ ہاں جنبی کی حالت میں تو قرآن پاک نہیں پڑھ سکتا۔ باقی ہر حال میں قرآن کو بغیر چھوئے پڑھنے کی شریعت نے اجازت دی ہے اسی طرح درود پاک بھی اس میں شامل ہے کہ بغیر وضو کے ہم اسے پڑھ سکتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ اگر درود پاک کا کثرت سے مشغلہ ہو تو کبھی وضو نہ ہو تو تیمم کر لے اور اگر تیمم بھی نہ کر سکے تو بغیر وضو اور تیمم کے ہی پڑھ لے، فائدہ ضرور ملے گا۔

دعا کا طریقہ

دعا کرنے کا طریقہ یہ ہو گا کہ اگر آپ کو چلتے چلتے کوئی کام پیش آگیا، گاڑی میں بیٹھے بیٹھے کام پیش آگیا اب کہاں آپ وضو کرنے جائیں گیں لہذا اسی حالت میں ایک بار یا دو بار یا تین بار درود پاک پڑھ لیں اور اگر آپ چاہے ہاتھ اٹھاسکتے ہو یا نہ اٹھاسکتے ہو تو بغیر ہاتھ اٹھائے یوں ہی دعاء کرلیں کہ اے اللہ میرا فلاں کام پورا فرما دیجئے اور پھر اگر بڑا کام ہو تو اہتمام کے ساتھ وضو وغیرہ کر کے دعاء کرے تو بہت اچھی بات ہے۔

دیکھو یہ طریقہ کتنا آسان ہے کہ صرف چلتے پھرتے ، اٹھتے بیٹھتے ایک دو مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنی زبان سے کہنا ہے کہ یا اللہ فلاں کام آسان فرمادے۔ مثلاً ٹیلیفون کے اوپر اکثر پریشانیوں کی خبریں ہوتی ہے اور کبھی آرام کی خبریں بھی ہوتی ہے لیکن پریشانیاں کی بھی خبریں آتی ہے کبھی کسی کا ٹیلیفون آئے اور گالیاں ہی گالیاں آپ کو دے دی، کبھی کسی کے مرنے کی اطلاع آئی، کبھی کیا، کبھی کیا۔

بہر حال آپکو یہ بات عجیب لگے گی لیکن کر کے تو دیکھو تو فائدہ پتہ چلے گا۔

مثلاً آپ کے یہاں ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور آپ اس کی طرف جاتے ہو تو درود پاک پڑھ لو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

درود پاک پڑھنے کا فائدہ یہ ہو گا کہ تعلق مع اللہ بڑھیگا۔ اور اس ٹیلفون سے جو خبر آئے گی انشاء اللہ وہ اگر دکھ کی بھی ہو گی تو سہنا آسان ہو جائے گا۔ رات کو دو بجے بھی اگر کسی کے مرنے کی اطلاع آئے گی تو انشاء اللہ تعالی آپ کو سہنا آسان ہو جائے گا۔

دوستو! قلوب کس کے قبضے میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے! یہی تمام انبیاء کا طریقہ، یہی رسولِ پاک ﷺ کا طریقہ اور یہی آپ نے صحابہ ؓ کو بتایا۔

ایک صحابیؓ اپنی زمین پر کھیتی کے لئے گئے اور جہاں سے وہ پانی لیتے تھے وہ سوکھ گیا اور انکو پانی ملا ہی نہیں تو وہ صحابی وہیں بیٹھ کر دعا کرنے لگیں کہ یا اللہ میں کھیتی کرنے کے لئے صبح ہی صبح آیا ہوں لیکن مجھے پانی نہیں مل رہا۔ یا اللہ تو اگر زمین سے پانی نہیں بھیجتا ہے تو آسمان کے بادل سے بھیج دے تو اسی وقت بارش برسی۔

وہ صحابیؓ کہتے ہیں کہ بارش برسی ، میرا کام ہو گیا ، میں نے کھیتی کی اور جب باہر گیا تو دیکھا کہ ایک قطرہ بھی پانی نہیں ہے۔ ہم کو اور آپ کو بھی یہ نصیب ہو سکتا ہے۔ بیشک صحابہؓ بہت بڑے مرتبے پر ہیں لیکن اللہ تعالی کی مہربانیاں تمام مؤمنین کے ساتھ ہے۔ اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ملے گا۔ آج بھی کر کے دیکھو آج بھی یہ چیزیں ملیں گی۔ ہم کو اسباب کے ذریعے سے ملیں گی چونکہ ہم کمزور ہیں اور صحابہ کرامؓ کے قلوب مضبوط تھے وہ کرامات کو برداشت کر لیتے تھے اور ہمارے پاس کرامات آجائے تو ہم میں ہو سکتا ہے تکبر آجاوے۔ تو ہم چونکہ کمزور ہیں اسلئے اللہ تعالی ہمیں دیں گے لیکن ہماری رعایت کر کے دیں گے۔ کیا رعایت کر کے دیں گے؟

جیسے ڈاکٹر کسی کو کہہ دے کہ آپ کو صرف دو گولیاں لینی ہیں آپکی بیماری کے اعتبار سے اور وہ بھی ایک بار دن میں اور کسی کو کہہ دے آپ کو چار گولیاں پینے کی ہیں ہر چار گھنٹے کے بعد چونکہ آپکی بیماری سخت ہے ، ویسے ہی حق تعالی ہماری طرف نظر فرما کر ہمیں عطاء فرماتے ہیں۔

تو صحابہ کرامؓ کے قلوب مضبوط تھے اور ان سے کرامتیں ظاہر ہوتی تھیں۔ تکبر اور فخر کا کوئی معاملہ ہی نہیں تھا۔ حضور ﷺ سے تربیت پائی تھی۔ اور ہمارے قلوب بہت کمزور ہیں اگر ایک آدھ چیز بغیر ظاہری سبب کے ہو جائے تو ہم تو اپنے آپ کو ولی سمجھنے لگیں اور ہم تو اپنے آپ پر

ولایت کا سکّہ ہی لگالیں اور پتہ نہیں کیا سے کیا سمجھنے لگیں۔ تو پھر تکبر آجائے گا اور معاملہ خراب ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب کو دیکھ کر عطاء فرماتے ہیں۔

ہم کو بھی وہی چیز دے گا لیکن کسی سبب کے ساتھ دیگا اور فرمایا کہ میرے نبی ﷺ کی دونوں لائین ہیں دونوں رکھی ہیں یعنی سبب کے ساتھ دینا اور بغیر سبب کے دینا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ چاہتے تو حضور ﷺ کے لئے اسباب کی ضرورت ہی کیا تھی؟ بھائی خدا چاہتے تو زندگی بھر حضور ﷺ کے لئے کسی سبب کی ضرورت نہ رہتی بغیر سبب کے تمام کام چلاتے لیکن نہیں دونوں لائین رکھیں۔

حق تعالیٰ نے کبھی ایسا بھی کیا کہ بالکل کوئی ظاہری سبب نہیں اور کام برابر ہوتا چلا گیا مثلًا انگلی مبارک رکھی اور پانی بہنے لگا اس میں کیا ظاہری سبب ہے؟

ایک کافر نے کنکری ہاتھ میں رکھی اور وہ کلمہ پڑھنے لگی اس میں کیا ظاہری سبب ہیں؟ ایسے تو ہزاروں معجزات ہیں۔ تو آپ ﷺ کے ساتھ ایک یہ بھی لائین رکھی ہے اور دوسری لائین اسباب کی بھی رکھی۔

حضور ﷺ کا معجزہ اسباب کے درجہ میں

ایک مرتبہ حضور ﷺ عشاء کی نماز پڑھ کر مدینہ منورّہ کے کسی محلہ کے اندر دور تشریف لے گئے۔ صحابہؓ کا آپس میں کچھ معاملہ ہوا ہو گا، آپ ﷺ وہاں چلے تا کہ وہاں انکے اندر جوڑ کر دے۔ آپ ﷺ انکو سمجھاتے رہے اور دیر کے بعد لوٹے۔ مسجد نبوی علیہ الصلاۃ والسلام میں جہاں اصحاب صفّہ رہتے تھے تو وہاں کچھ بکریاں باندھی ہوئی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ

بکریوں کا دودھ نکال لے اور ہر ایک اپنا اپنا حصّہ پی لینے کے بعد میرا حصّہ ایک پیالے میں الگ رکھ لینا۔

اس رات بھی دودھ نکالا اور سب نے پی لیا اور حضور ﷺ کے لئے ایک پیالے میں رکھ لیا۔ اس رات کافی دیر ہو گئی اور وہ صحابیؓ جو اس رات میں منتظم تھے انہوں نے سوچا کہ اتنی دیر ہو گئی اور انہیں بھوک بھی لگی ہوئی ہو گی اور حضور ﷺ ابھی تک آئے نہی اور وہاں سے بغیر کھانے کے تھوڑے آئیں گے لہذا وہ دودھ جو پیالے میں آپ ﷺ کے لئے رکھا ہوا تھا انہوں نے وہ پی لیا۔

اب انہوں نے پی تو لیا لیکن پینے کے بعد فوراً ہی پریشان ہونے لگے کہ اچھا اگر آپ ﷺ وہاں سے کھا کر نہیں آئے تو؟ اگر انکو تکلیف ہوئی تو کیا ہو گا؟ لہذا بہت پریشان ہوے اور پریشانی میں انکو نیند بھی نہیں آرہی ہے۔ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔

گھبرا کر ایک چھوٹی سی کملی اوڑھ کر سو گئے۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور پیالے کو دیکھا تو وہ خالی تھا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کی وہ صحابی کہتے ہیں کہ میں بالکل قریب ہی تھا اور میں سن رہا تھا۔ آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے ہیں، دعا یہ کر رہے ہیں کہ یا اللہ اس کو کھلا جو مجھے کھلائے گویا یہ سبب آگیا۔ ایسا نہیں کہا کہ یا اللہ کھانا آسمان سے بھیج۔ حالانکہ ایک صحابی کے لئے آسمان سے پانی کی ڈول اتری تھی تو کیا حضور ﷺ کے لئے آسمان سے دودھ نہیں آسکتا تھا؟ لیکن ایسی دعا نہیں کی بلکہ کیسی دعا کی کہ یا اللہ اس کو کھلا جو مجھے کھلائے۔

وہ صحابیؓ جو چادر اوڑھے لیٹے ہوئے تھے ایک دم اٹھے اور پیالہ لے کر بکری کی طرف دوڑے۔ اسی بکری کے پاس گئے جس سے پہلے وہ ایک مرتبہ دودھ نکال چکے تھے اور دوسری مرتبہ کبھی دودھ دیوے ہی نہیں۔ انکو یقین تھا کہ حضور ﷺ نے دعا کی ہے تو دودھ دیگی اور دودھ دوہ کر

حضور ﷺ کے سامنے لاکر رکھا۔ آپ ﷺ نے دودھ دیکھا اور فرمایا کہ تم پیئو۔ تو وہ صحابیؓ بہت مسکرانے لگے اور ہنسی پر انکا قابوں نہیں رہا۔ دوستو! جتنا اللہ پاک غم دیتے ہیں پھر اتنی خوشی بھی دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے کہا کہ تم اتنا کیوں ہنستے ہو؟ صحابیؓ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ پھر حضور ﷺ نے بھی تبسم فرمایا۔

تو بھائی دیکھو یہ کیا ہوا؟ سبب۔

میں بات لمبی نہیں کرنا چاہتا۔ ہم تھوڑی سی بات کریں اور انشاء اللہ اس پر عمل شروع کردیں۔ پھر دیکھے کیا ہوتا ہے!

کام چھوٹا ہو یا بڑا چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دعا کرنا سیکھ جاوے۔

ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کو شوق ہوا کہ میں خدا کو اس دنیا میں دیکھ لوں۔ تو انہوں نے ہاتھ اٹھائے اور دعاء کی رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ

ایک مرتبہ حضرت موسی علیہ السلام نے ایک آدمی کو مکّا لگایا وہ مارڈالنے کے لئے نہیں تھالیکن وہ بچارہ مر گیا اس کی قسمت میں موت تھی۔

فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَان

حضرت موسی علیہ السلام نے جو اسے مکّا لگایا فَقَضَىٰ عَلَيْهِ

وہ بیچارہ مر تو گیا اور موسی علیہ السلام نے فورا دعا کی اور توبہ کی رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُ۔

بہر حال انکے مار ڈالنے کا ارادہ نہیں تھا۔ ایک آدمی نے جلدی سے جاکر موسی علیہ السلام کو خبر دی کہ وہ پکڑنے کے لئے آرہے ہیں سو یہاں سے نکل جاؤ۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ أَقۡصَا ٱلۡمَدِينَةِ يَسۡعَىٰ قَالَ يَٰمُوسَىٰٓ إِنَّ ٱلۡمَلَأَ يَأۡتَمِرُونَ بِكَ لِيَقۡتُلُوكَ فَٱخۡرُجۡ إِنِّي لَكَ مِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ

اے موسی تمہارے متعلق مشورہ ہورہا ہے۔ لِيَقۡتُلُوكَ کہ تمہیں مارڈالیں ختم کرڈالیں فَٱخۡرُجۡ تم نکل جاؤ اور إِنِّي لَكَ مِنَ ٱلنَّٰصِحِينَ اور میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں

سیدناموسی علیہ السلام فوراً نکل گئے مدین کی طرف۔

مدین ایک شہر کا نام ہے۔ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلۡقَآءَ مَدۡيَنَ، مدین کی طرف نکل گئے اور دعا کی

قَالَ عَسَىٰ رَبِّيٓ أَن يَهۡدِيَنِي سَوَآءَ ٱلسَّبِيلِ

پھر وہ مدین کا راستہ چلتے چلتے ایک جگہ پر آئے تو وہاں بہت سے لوگوں کا ہجوم تھا اور وہ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدۡيَنَ وَجَدَ عَلَيۡهِ أُمَّةٗ مِّنَ ٱلنَّاسِ يَسۡقُونَ ایک بڑی جماعت کو پایا جو جانوروں کو پانی پلارہی تھی۔

وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ ٱمۡرَأَتَيۡنِ تَذُودَانِ وہاں دو عورتیں بھی کھڑی تھی وہ سب پانی پلا رہے تھے اور وہ بیچاری پیچھے کھڑی تھی۔ ان سب نے پانی پلا دیا اور اس کنویں کے اوپر ایک بہت بھاری پتھر رکھ دیا جس کو کہ کئی آدمی مل کر اٹھاتے تھے اور اس کو ڈھانپ دیا۔ موسی علیہ السلام نے ان عورتوں کے پاس جاکر پوچھا کہ تم لوگ یہاں کیوں کھڑی ہو اور تمہاری بکریاں بھی تمہارے ساتھ ہیں کیا بات ہے؟

وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ ٱمۡرَأَتَيۡنِ انہوں نے دو عورتوں کو وہاں پایا۔

قَالَ مَا خَطۡبُكُمَا موسی علیہ السلام ان عورتوں سے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟

قَالَتَا لَا نَسْقِي وہ دونوں بولیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں بکریوں کو حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ

ہم اپنی بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں یہ جو چرواہے ہیں پہلے پانی پلا لیویں اور پھر جو انہوں نے پتھر کو کھلا رکھا یا جو انہوں نے پانی باہر نکالا ہے اس میں سے کچھ بچا تو ہم اپنی بکریوں کو پلالیں یعنی ہمارے جانور کو مل سکتا ہے۔ اور ایک سوال فوراً پیدا ہوتا ہے اور اس سوال کا جواب بھی ان لڑکیوں نے دے دیا۔ کہ تم یہاں کیوں اکیلی آئی ہوں؟ تمہارا بھائی یا باپ کیوں نہیں آیا؟ انکو آنا چاہئے تھا۔ تو ان لڑکیوں نے اس سوال کا جواب پھوچھنے سے قبل ہی دے دیا کہ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ہمارے باپ بہت بوڑھے ہوگئے ہیں موسی علیہ السلام کو رحم آگیا اور کنویں کے پاس گئے اور اس پتھر کو جو سب لوگوں نے ملکر اٹھایا تھا وہ موسی علیہ السلام نے اکیلے ہی اٹھالیا ان میں اتنی طاقت تھی کہ انہیں نے اکیلے ہی اٹھالیا۔

فَسَقَىٰ لَهُمَا انہوں نے ان کے لئے جانوروں کو پانی پلادیا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ

پھر ایک درخت کے سایہ میں آکر بیٹھ گئے۔ بہرحال انکو بھوک بہت لگی تھی اور سایہ میں بیٹھ گئے اور خدا سے دعاء کی کہ۔

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

اے اللہ جو بھی آپ کچھ کھانا عطاء فرماوے میں محتاج ہوں مجھے بھوک لگی ہے۔ دیدار الہی کی بڑی سے بڑی دعا بھی مانگی اور چند لقمے کے لئے بھی ہاتھ اٹھایا اور دعاء مانگی۔

میرے عزیز دوستوں اور بزرگوں!

میں بہت تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں نے عرض کیا کہ چھوٹا کام ہو یا بڑا کام ہر حال میں ایک معمول بنالو دعاء کا۔ پھر دیکھو آپکو اس کے کیا فتوحات نظر آتے ہیں۔ بلا سبب تو نہیں ملے گا اس لئے کے ہم کمزور ہیں کبھی بغیر سبب کے مل بھی جاوے تو اترانا نہیں چاہئے۔ اور ایک بات کہ ہر وقت اسبابوں کا بنتے جانا یہ بھی کوئی کم بات ہے؟

بہر حال تمام اسبابوں کو اختیار کرنے سے پہلے دعا کر لینے کا معمول ہونا چاہئے۔

یاد نہیں رہتا تو اسباب کو استعال کرتے دعاء کرلے۔

کوئی بھی کام ہو دعا کرلیں۔ یہ آسان طریقہ ہے اور اگر فرست ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر دعاء کرلیں۔

تمام اسبابوں کو اختیار کرو لیکن اسبابوں کو اختیار کرنے سے پہلے دعا کریں۔ بعض مرتبہ ہسپتال بھی گیا۔ تعویز بھی لے لیا سب کچھ ہوگیا پھر کہے کہ مولوی صاحب ذرا ہمارے لئے دعاء فرمادے۔ ایسے تو کچھ کام نہیں بنتا۔

بہر حال دعاء کا عمل بہت آسان ہے، خود بھی دعاء کرے اور بزرکوں کے پاس بھی دعاء کروائے اور ہم نے بزرگوں سے سنا ہے اور ہم بھی دعاء کرواتے ہیں بلکہ صحابہ کرامؓ بھی حضور ﷺ سے دعاء کرواتے تھے۔ لیکن بزرگوں سے دعاء کروانے سے پہلے اللہ کے دربار میں خود بھی دعاء کرلے اور پھر بزرگان دین کے پاس جائے دعاء کروانے کے لئے۔

اگر آپنے اسکو اپنے معمولات میں داخل کر لیا تو پھر آپ اسکا فائیدہ دیکھ لوگے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم کیا اور ہماری دعاء کیا؟

یہ شیطانی وسوسہ ہے! کافر کی دعاء جب اللہ تعالی سنتا ہے تو پھر مرد مؤمن کی دعاء کیوں کر قبول نہ ہو گی؟ بھائی میں بات لمبی نہیں کرتا۔ کیا یہ معمول یاد رہے گا؟

خلاصۃ کسی بھی کام میں اسباب اختیار کرنے سے قبل دعاء کرلیں

اس کے دو طریقے آپکو بتائے۔ کہ اگر وقت ہو تو وضو کر کے دعاء کرے اور اگر وقت نہ ہو تو چلتے پھرتے دعاء کرلیں۔ چلتے چلتے بغیر وضو کے درود شریف بھی پڑھ لیں اور دعاء کرلیں۔

اور بھائی اللہ کے فضل و کرم سے ہم پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں ان نمازوں کے بعد ہی دعاء کرلیوے۔ مثلاً ہمارا کوئی کام ظہر اور عصر کے بیچ میں ہے تو ظہر کی نماز کے بعد ذرا اچھی طرح دعاء کرلیوے۔ لیکن کام کب پیش آجاتا ہے اسکی خبر نہیں تب ویسے ہی دعا کرلے۔ مثلاً یک دم پیٹ میں درد ہوا اور کہا کے ابھی امبولینس بلائو تو پہلے کیا کریں گے؟ دعاء! راستے میں درود شریف پڑھ کے دعا کرو کہ اے میرے اللہ میں حضور ﷺ کے طفیل میں مانگتا ہوں کہ مجھے شفاء دے۔

حضور ﷺ کا طفیل میں سوال کرلینا تو بڑا اچھا ہے جیسے کہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِسَیِّدِنَا نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں ہمارے سردار تیرے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے طفیل میں۔ اگر آپ کو یہ یاد نہیں رہے تو آپ اتنا کرلیں کہ یا اللہ حضور ﷺ کے طفیل میں میری دعاء قبول فرمالیں۔

کبھی کسی مشکل میں ناکامیابی بھی ہوئی تو اس دعاء کا بدلہ تو ضرور ملیگا۔

روایتوں میں آتا ہے کہ اللہ تعالی اس دعاء کا بدلہ جو قبول نہیں ہوئی جنت کی شکل میں دے گا اور بلا حساب کتاب کی صورت میں دے گا۔ سبحان اللہ!

اللہ تعالی مجھے اور آپ سب کو ہمیشہ دعاء کرنے کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین یا رب العالمین!